

از عدالت اعظمیٰ

کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال

بمقابلہ

رائل۔ کلکتہ ٹرف کلب

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ کاروبار کے تحفظ کے لیے اخراجات۔ اگر مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقصد کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (XI آف 1922)، دفعہ۔ 10(2)(xv)۔

مدعا علیہ کلب کا کام تجارتی پیمانے پر ریس میٹنگز چلانا تھا۔ کلب کے پاس کوئی گھوڑا نہیں تھا اور اس لیے اس نے جاکیز کو ملازمت نہیں دی۔ کلب کے لیے یہ کچھ اہمیت کی بات تھی کہ مطلوبہ مہارت اور تجربے کے حامل جاکیز کافی تعداد میں موجود تھے جو مالکان اور ٹریڈرز کے لیے دستیاب ہوتے کیونکہ بصورت دیگر ریس میٹنگز کا چلنا تجارتی طور پر منافع بخش نہیں ہوتا اور اس کے مفاد کو نقصان پہنچتا اور اگر وہ ضروری صلاحیت کے جاکیز کو دستیاب کرنے کے لیے اقدامات نہ کرتا تو اسے اپنا کاروبار ترک کرنا پڑتا۔ لہذا اس نے ہندوستانی لڑکوں کو جاکیز کے طور پر تربیت دینے کے لیے ایک اسکول قائم کیا اور اسکول کو چلانے پر خرچ ہونے والی رقم کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے تحت کٹوتی کے قابل رقم قرار دیا۔

سوال یہ تھا کہ کیا مقدمے کے حالات میں دعویٰ کیا گیا خرچ وہ تھا جو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر مدعا علیہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔

فرض کیا گیا کہ کوئی بھی خرچ جو کسی کاروبار کے معدوم ہونے کو روکنے کے لیے کیا گیا تھا وہ مکمل طور پر اور خصوصی طور پر ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے طے شدہ خرچ ہوگا اور ایک قابل اجازت کٹوتی ہوگی۔

فوری صورت میں تنازعہ رقم مکمل طور پر اور خصوصی طور پر مدعا علیہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے رکھی گئی تھی، کیونکہ اگر مطلوبہ کارکردگی اور مہارت کے جاکیوں کی فراہمی ناکام ہو جاتی تو مدعا علیہ کا کاروبار اب ممکن نہیں ہوتا۔

ایسٹرن انویسٹمنٹ لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال، (1951) ایس۔ سی۔ آر۔ 594 اور کمشنر انکم ٹیکس بمقابلہ چندو لال کیشو لال اینڈ کمپنی، (1960) 38 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 601 نے انحصار کیا۔

برٹش انسولیٹڈ اور ہیلسی کیبلز بمقابلہ ایٹھرن، (1926) اے۔ سی۔ 205، مورگن بمقابلہ ٹیٹ اینڈ لائل لمیٹڈ، (1955) اے۔ سی۔ 21 اور بور لینڈ بمقابلہ کرامت پلائی لمیٹڈ، (1953) 2 آل۔ ای۔ آر۔ 1122، زیر بحث۔

سٹرونگ اینڈ کو۔ بمقابلہ ووڈی فیلڈ، (1906) اے۔ سی۔ 448 اور اسمتھ بمقابلہ انکار پور بیٹھ کونسل آف لاء رپورٹنگ، (1914) 3 کے۔ بی۔ 674، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

وارڈ اینڈ کو۔ لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف ٹیکسز، (1923) اے۔ سی۔ 145، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1958 کی سول اپیل نمبر 419۔
1956 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 1 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 20 اگست 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ہر دیال ہارڈی اور ڈی گپتا۔
مدعا علیہ کی طرف سے این۔ سی۔ چٹرجی، دیپک چودھری اور بی۔ این۔ گھوش۔
28 نومبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

جسٹس کپور، یہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے حوالہ میں کلکتہ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکل پچر کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل ہے۔ مندرجہ ذیل سوال کا حوالہ دیا گیا:

"کیا اس معاملے کے حقائق اور حالات میں، اپیلٹ ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ ٹیکس دہندہ نے ہندوستانی لڑکوں کو جا کی کے طور پر تربیت دینے کے لیے 61,818 روپے خرچ کیے، جو دفعہ 10(2)(xv) کے تحت قابل اجازت ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے اخراجات نہیں تھے؟

جس کا جواب مدعا علیہ کے حق میں دیا گیا۔ کمشنر ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہے اور گدی دار جواب دہندہ ہے۔

مدعا علیہ ان افراد کی ایک انجمن ہے جس کا کاروبار تجارتی بنیادوں پر کلکتہ میں ریس میٹنگز کا انعقاد کرنا ہے۔ یہ سال کے دو موسموں کے دوران ریس میٹنگوں کے دو سلسلے منعقد کرتا ہے۔ مدعا علیہ کے پاس کوئی گھوڑا نہیں ہوتا ہے اور اس لیے وہ جا کی کو ملازمت نہیں دیتا ہے لیکن وہ گھوڑوں کے مالکان اور تربیت کاروں کے ذریعہ ملازم ہوتے ہیں جو ریس میں دوڑتے ہیں۔ جواب دہندہ کے لیے یہ کچھ اہمیت کی بات ہے کہ مالکان کے لیے کافی مہارت اور تجربے کے ساتھ جا کی دستیاب ہونے چاہئیں کیونکہ ریس کی کامیابی کافی حد تک دوڑ میں گھوڑے کی سواری کرنے والے جا کی کے تجربے اور مہارت پر منحصر ہوتی ہے۔ چونکہ یہ رائے تھی کہ جا کیوں کے دستیاب نہ ہونے کا خطرہ ہے اور اس طرح کی عدم دستیابی اس کے کاروبار کو شدید متاثر کرے گی جس کے نتیجے میں کاروبار بند ہو سکتا ہے، اس لیے مدعا علیہ نے اس عیب کو دور کرنا مناسب سمجھا۔ لہذا 1948 میں، اس نے ہندوستانی لڑکوں کو جا کی کے طور پر تربیت دینے کے لیے ایک اسکول قائم کیا تاکہ ان کی تربیت کے بعد وہ اس کے زیر اہتمام ہونے والی ریس میٹنگوں کے مقاصد کے لیے دستیاب ہو سکیں۔ تاہم یہ اسکول کامیاب ثابت نہیں ہو سکا اور تین سال تک وجود میں رہنے کے بعد اسے بند کر دیا گیا۔

31 مارچ 1949 کو ختم ہونے والے سال کے دوران، مدعا علیہ نے اپنے اسکول کو چلانے پر 62,818 روپے خرچ کیے اور اس رقم کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے تحت کٹوتی کے طور پر اور 31 مارچ 1949 کو ختم ہونے والی چارج ایبل اکاؤنٹنگ مدت کے لیے بزنس پرافٹ ٹیکس کے تحت تشخیص میں بھی دعویٰ کیا۔ اس دعوے کو انکم ٹیکس افسر نے اور اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کی اپیل پر بھی مسترد

کر دیا تھا۔ مدعا علیہ کے کہنے پر جو سوال پہلے ہی حوالہ دیا گیا تھا اسے ہائی کورٹ کو بھیج دیا گیا اور مدعا علیہ کے حق میں جواب دیا گیا۔ یہ اپیل اس فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہے۔

بزئس پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے تحت فیصلہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت کٹوتی کے فیصلے کے نتیجے میں ہوگا۔ ٹریبونل نے پایا کہ مالکان اور ٹریڈرز کو جا کی فراہم کرنا مدعا علیہ کا کام نہیں تھا، کہ مدعا علیہ کے اسکول میں تربیت یافتہ جا کی صرف مدعا علیہ کی طرف سے چلائی جانے والی ریسوں میں سواری کرنے کے پابند نہیں تھے اور یہ کہ فائدہ، اگر کوئی ہو، جو جمع ہو وہ پائیدار نوعیت کا تھا۔ اس نے یہ بھی پایا کہ مدعا علیہ طویل عرصے سے ریس میٹنگز کا انعقاد کر رہا تھا، کہ یہ ٹیکس دہندہ کا معاملہ نہیں تھا کہ اگر اس نے جا کیوں کو تربیت نہیں دی تو وہ دستیاب نہیں ہوں گے اور یہ کہ موثر ہندوستانی جا کیوں کو تیار کرنے کی محض پالیسی کو مدعا علیہ کے کاروبار کے اخراجات کے طور پر سمجھنے کے لیے کافی غور نہیں تھا۔ ان وجوہات کی بنا پر اخراجات کی اجازت نہیں تھی۔

اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے، مدعا علیہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ اخراجات کی وجہ "موثر ہندوستانی جا کیوں کو فروغ دینا" تھا اور یہ مدعا علیہ کے مفاد میں تھا کہ وہ یہ دیکھے کہ جا کیوں کی کمی کی وجہ سے ریس کو ترک نہ کیا جائے۔ ٹریبونل کے حکم میں کہا گیا ہے کہ یہ مدعا علیہ کا معاملہ نہیں تھا، اور اس لیے جب مدعا علیہ چاہتا تھا کہ بیان کے پیراگراف 5 کو درج ذیل سے تبدیل کیا جائے:

"ٹیکس دہندہ کا معاملہ یہ تھا کہ جب تک وہ ہندوستانی جا کیوں کو تربیت نہیں دیتا، تب تک ایسا وقت آسکتا ہے جب ٹیکس دہندہ کے زیر اہتمام دوڑ میں گھوڑوں کی سواری کے لیے تربیت یافتہ جا کیوں کی کافی تعداد نہ ہو، ٹریبونل ایسا کرنے پر راضی نہیں ہوا۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے ہمارے سامنے تین نکات اٹھائے؛ (1) یہ سوال کہ آیا اخراجات کی کوئی شے مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقاصد کے لیے رکھی گئی ہے یا نہیں، حقیقت کا سوال ہے۔ (2) ٹیکس دہندہ کے اخراجات اور منافع کمانے کے درمیان تعلق براہ راست اور ٹھوس ہونا چاہیے اور دور دراز نہیں ہونا چاہیے اور (3) محصولات کے اخراجات کے طور پر قابل قبول ہونا چاہیے، یہ سرمائے کے اخراجات کی نوعیت میں نہیں ہونا

چاہیے، یعنی اسے پاسیدار نوعیت کا اثاثہ وجود میں نہیں لانا چاہیے۔

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے، اس عدالت نے ایسٹرن انویسٹمنٹ لمیٹڈ v. انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال (1) کہ "اگرچہ سوال کا فیصلہ ہر معاملے کے حقائق پر ہونا چاہیے، لیکن حتمی نتیجہ قانون کا ہے۔" کمشنر انکم ٹیکس بمقابلہ چندولال کیشووالال اینڈ کمپنی (2) میں، اس عدالت نے کہا:

"ایک اور امتحان یہ ہے کہ آیا لین دین مناسب طریقے سے ٹیکس دہندہ کے جائز تجارتی ادارے کے ایک حصے کے طور پر درج کیا گیا ہے تاکہ اس کے کاروبار کو جاری رکھنے میں آسانی ہو؛ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تیسرا فریق بھی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (ایسٹرن انویسٹمنٹ لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، (1951) 20 آئی۔ٹی۔آر

(1)۔ لیکن ہر معاملے میں یہ حقیقت کا سوال ہے کہ آیا اخراجات مکمل طور پر اور خصوصی طور پر ٹیکس دہندہ کی تجارت یا کاروبار کے مقصد کے لیے خرچ کیے گئے تھے۔ موجودہ معاملے میں نتیجہ یہ ہے کہ اسے ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے تیار کیا گیا تھا اور اس نتیجے کی حمایت کرنے کے لیے ثبوت موجود ہیں۔" لیکن ان مشاہدات کو سیاق و سباق میں پڑھنا چاہیے۔ اس صورت میں ٹیکس دہندہ فرم کسی کمپنی کا بیجنگ ایجنٹ ہوتا تھا اور اس کے ڈائریکٹرز کی درخواست پر

(1) [1951] ایس۔سی۔آر 594, 598- (2) [1960] 38 آئی۔ٹی۔آر۔ 601, 610-

مؤخر الذکر نے اکاؤنٹ کے سال کے لیے اس سے کم کمیشن قبول کرنے پر اتفاق کیا جس کا وہ حقدار تھا۔ وہاں اپیلٹ ٹریبونل نے پایا کہ یہ رقم تجارتی استحقاق کی وجوہات کی بناء پر خرچ کی گئی تھی اور اسے انعام کے طور پر نہیں دیا گیا تھا بلکہ منظم کمپنی کو مضبوط کرنے کے لیے دیا گیا تھا تاکہ اگر اس کی مالی حیثیت مضبوط ہو تو ٹیکس دہندہ کو اس سے فائدہ ہو، اور شواہد پر ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ رقم مکمل طور پر اور خصوصی طور پر اس طرح کے کاروبار کے مقصد کے لیے تھی۔ یہ اس ثبوت پر تھا کہ اخراجات کو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے رکھا گیا تھا اور یہ وہ نتیجہ تھا جس کا حوالہ دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں ٹریبونل نے "مکمل طور پر اور خصوصی طور پر ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے" الفاظ کے حقیقی دائرہ کار اور معنی کے بارے میں خود کو غلط نہیں بتایا تھا۔ موجودہ

معاملے میں انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے ان الفاظ کے حقیقی دائرہ کار اور معنی کے بارے میں خود کو غلط بتایا تھا۔ ہماری رائے میں، اس کیس کے حالات میں، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹریبونل کا نتیجہ حقیقت میں سے ایک تھا۔

یہ سوال کہ کیا جاکیوں کے لیے اسکول چلانے کے اخراجات کٹوتی کے قابل ہیں، اس معاملے کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جانا چاہیے۔ مدعا علیہ کا کام تجارتی پیمانے پر ریس میٹنگز چلانا تھا جس کے لیے یہ ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ اعلیٰ درجے کی ریس ہو۔ مدعا علیہ کے ذریعے چلائی جانے والی ریسوں کی مقبولیت اور اس کے کاروبار کو منافع بخش بنانے کے لیے یہ ضروری تھا کہ مطلوبہ مہارت اور تجربے کے حامل کافی تعداد میں جاکی موجود ہوں جو مالکان اور ٹریڈرز کے لیے دستیاب ہوں کیونکہ اس طرح کے موثر جاکیز کے بغیر ریس میٹنگز کا چلنا تجارتی طور پر منافع بخش نہیں ہوگا۔ اسی مقصد کے لیے مدعا علیہ نے ہندوستانی جاکیوں کی تربیت کے لیے اسکول شروع کیا۔ اگر گھوڑوں پر سوار ہونے کے لیے قابل ہندوستانی جاکیوں کی کافی تعداد نہ ہوتی تو اس کی دلچسپی متاثر ہوتی، اور اگر اس نے ضروری صلاحیت کے جاکیوں کو دستیاب کرنے کے لیے اقدامات نہ کیے ہوتے تو اسے اپنا کاروبار ترک کرنا پڑتا۔ لہذا کوئی بھی خرچ جو مدعا علیہ کے کاروبار کے معدوم ہونے کو روکنے کے لیے کیا گیا تھا، ہماری رائے میں، مکمل طور پر اور خصوصی طور پر ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے رکھا گیا خرچ ہوگا اور یہ ایک قابل اجازت کٹوتی ہوگی۔ یہ طے شدہ معاملات سے حمایت حاصل کرتا ہے۔ انکم ٹیکس کمشنر بمقابلہ چندولال کیشو لال اینڈ کمپنی (1) میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ کٹوتی کا جواز پیش کرنے کے لیے ادائیگی تجارتی استحقاق کی وجوہات کے لیے ہونی چاہیے؛ یہ رضا کارانہ ہو سکتا ہے لیکن ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے لیے خرچ کیا جاسکتا ہے؛ اور اگر خرچ ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے کیا جاتا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ادائیگی کسی تیسرے فریق کے فائدے کے لیے بھی ہوتی ہے۔ ایک اور امتحان یہ تھا کہ اگر لین دین کو مناسب طریقے سے ٹیکس دہندہ کے قانونی ساتھی تجارتی ادارے کے ایک حصے کے طور پر درج کیا جاتا ہے تاکہ اس کے کاروبار کو جاری رکھنے میں آسانی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی تیسرے فریق کو بھی اس سے فائدہ ہو۔ برٹش انسولیٹڈ اینڈ ہیلسی کیبلز بمقابلہ ایٹھرن (2)

میں، ویسکاؤنٹ کیو ایل سی نے قرار دیا کہ تجارت کو براہ راست اور فوری فائدہ پہنچانے کے لیے ضروری نہیں بلکہ رضا کارانہ طور پر اور تجارتی سہولت کی بنیاد پر اور بالواسطہ طور پر کاروبار کو جاری رکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے خرچ کی گئی رقم ابھی تک مکمل طور پر اور خصوصی طور پر تجارت کے مقصد کے لیے خرچ کی جاسکتی ہے۔ مورگن بمقابلہ ٹیٹ اینڈ لائیل لمیٹڈ (3) میں حال ہی میں طے شدہ ایک معاملے میں ٹیکس دہندہ کمپنی چین کی ریٹائننگ کے کاروبار میں مصروف تھی اور اس نے صنعت کی دھمکی آمیز نیشنلائزیشن کی مخالفت کرنے کے لیے ایک پروپیگنڈا مہم میں اخراجات اٹھائے۔ ہاؤس آف لارڈز کی اکثریت نے یہ فیصلہ دیا کہ اخراجات کا مقصد کمپنی کے اثاثوں کو ضبطی سے بچانا اور اس طرح اسے اپنا کاروبار جاری رکھنے اور منافع کمانے کے قابل بنانا ہے، اخراجات ایک قابل قبول کٹوتی تھی جو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کمپنی کی تجارت کے مقصد کے لیے رکھی گئی تھی۔ ہنری ٹن کے لارڈ مورٹن نے کہا:

(1) (1960) 38 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 601,610۔ (2) [1926] 1 سی 205۔ (3) [1955] 1 سی۔ 21

"صرف اصول کے الفاظ کو دیکھتے ہوئے میں پوچھوں گا: "اگر اس طرح خرچ کی گئی رقم کمپنی کی تجارت کے مقصد کے لیے خرچ نہیں کی جاتی ہے، تو یہ کس مقصد کے لیے خرچ کی جاتی ہے؟" اگر اثاثے ضبط کر لیے جاتے ہیں، تو کمپنی اب اس تجارت کو جاری نہیں رکھ سکتی جو ان اثاثوں کے استعمال سے جاری رہی ہے۔ اس طرح یہ رقم کمپنی کی تجارت کے وجود کو پورا کرنے کے لیے خرچ کی جاتی ہے۔"

مزید دیکھیں سٹرانگ اینڈ کو۔ بمقابلہ ووڈی فیلڈ (1)، لارڈ ڈیوی کے مشاہدات؛ اور اسمتھ بمقابلہ انکار پور ریٹڈ کنسل آف لاء رپورٹنگ (2)۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے وارڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ پریوی کنسل کے فیصلے پر انحصار کیا۔ ٹیکس کمشنر (3)، لیکن یہ فیصلہ ایک مختلف قانون پر آگے بڑھتا ہے جہاں الفاظ بہت پابند نوعیت کے تھے، الفاظ یہ تھے:

"..... کسی بھی قسم کا خرچ یا نقصان جو خصوصی طور پر اس منبع سے حاصل ہونے والی قابل تشخیص آمدنی کی پیداوار میں نہیں ہوا ہے۔ اس کیس کو مورگن بمقابلہ ٹیٹ

اینڈ لائیکل (1) میں اس بنیاد پر ممتاز کیا گیا تھا کہ نیوزی لینڈ کے قانون کی زبان انگلینڈ میں قاعدہ 3 اے کی زبان سے بہت تنگ تھی۔

اپیل کنندہ نے بوئر لینڈ بمقابلہ کرامت پلٹی لمیٹڈ (5) کا بھی حوالہ دیا۔ اس صورت میں ملایا میں ٹن کی کان کنی میں مصروف تین کمپنیوں کے ڈائریکٹرز نے کمپنی کے چیئرمین کے ریمارکس پر مشتمل ایک پمفلٹ کی پرنٹنگ اور شیئر ہولڈرز کو تقسیم کرنے پر خرچ کیا۔ پمفلٹ سوشلسٹ حکومت کی پالیسی اور کارروائیوں پر حملہ تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ سوال کہ آیا رقم مکمل طور پر اور خصوصی طور پر رکھی گئی تھی یا اس سوال پر لاگو قوانین کے معنی میں تجارت کے مقصد کے لیے خرچ کی گئی تھی، قانون میں سے ایک تھا لیکن اس سوال پر غور کرنے پر یہ قرار دیا گیا کہ اخراجات صرف اس مقصد کے ساتھ نہیں کیے گئے تھے۔ اس معاملے پر کسی بھی حد تک بحث کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اس معاملے میں جو فیصلہ ہوا وہ یہ تھا کہ پمفلٹ مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کمپنی کی تجارت کے مقصد کے لیے نہیں تھا۔ قانون کا اطلاق، جیسا کہ ان معاملات میں مقرر کیا گیا ہے، موجودہ معاملے میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ تنازعہ کی رقم مکمل طور پر اور خصوصی طور پر مدعا علیہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے رکھی گئی تھی کیونکہ اگر

(1) 1906 اے۔ سی۔ 448۔ (2) 1914 اے۔ سی۔ 3۔ 674۔ (3) 1923 اے۔ سی۔ 145۔ (4) 1955 اے۔ سی۔ 21۔ (5) 1953 اے۔ سی۔ 1122۔

کارکردگی اور مہارت کے جاکیوں کی فراہمی میں ناکامی جو اب دہندہ کا کاروبار اب ممکن نہیں رہے گا۔ اس طرح یہ رقم مدعا علیہ کے کاروبار کے تحفظ کے لیے خرچ کی گئی۔ جہاں تک تیسرے نکتے کا تعلق ہے، اس بیان میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ اخراجات سرمائے کے اخراجات کی نوعیت کے تھے کیونکہ اس اخراجات سے پائیدار نوعیت کا کوئی اثاثہ پیدا نہیں ہو رہا تھا۔

ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے صحیح فیصلہ دیا ہے کہ دعویٰ کیا گیا خرچ وہ تھا جو مکمل طور پر اور خصوصی طور پر مدعا علیہ کے کاروبار کے مقصد کے لیے رکھا گیا تھا۔ یہ مدعا علیہ کے کاروبار کے خطرے سے معدوم ہونے کو روکنے کے لیے تھا۔ نتیجے میں یہ اپیل اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

